REGD No L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ؃ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل لاہور

یوم جمعہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱ ،،
سہ ماہی ۶ ،،
ماہوار ۲½ ،،

فی پرچہ ۱ آنہ

۱۳ جمادی الاول ۱۳۶۹ھ

جلد ۳۸/۴	۳ امان ۱۳۲۹ ہش	۳ مارچ ۱۹۵۰ء	نمبر ۵۱

اخبار احمدیہ

لاہور ۲ مارچ۔ محترم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کی صحت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ احباب دعا جاری رکھیں

لاہور ۲ مارچ۔ آج تعلیم الاسلام کالج لاہور کی ہوسٹل یونین نے بیرونی ممالک سے آنے والے مبلغین سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اعزاز میں دعوت طعام دی۔

اعلیٰحضرت شاہ ایران نے محترمہ فاطمہ جناح سے ملاقات کی

کراچی ۲ مارچ۔ آج کا دن نہایت ہی تزک و احتشام سے گذرا۔ صبح سب سے پہلے حضور والیٔ ایران ہمارے پاکستان حضرت قائد اعظم کے مزار پر تشریف لے گئے۔ جہاں آپ نے پھول چڑھائے اور فاتحہ خوانی کی۔ اس کے بعد آپ نے پاکستانی نوجوں کی ۷ ایونٹوں کے مستعد نوجوانوں کی فقید المثال پریڈ کا ملاحظہ فرمایا۔ سہ پہر کے وقت اعلیٰحضرت نے محترمہ فاطمہ جناح سے ملاقات کی۔ آپکے ہمراہ ایرانی سفیر مقیم پاکستان اور پاکستانی سفیر در ایران بھی تھے۔ آپنے وہاں چائے نوش فرمائی اور ملاقات ۵۰ منٹ تک جاری رہی۔ ملاقات کے آخر میں محترمہ نے اعلیٰحضرت کی خدمت میں قائد اعظم مرحوم کا سونے کا سگریٹ۔ لائٹر اور آپ کی ایک تصویر پیش کی۔ جسے قبول کرتے ہوئے آپنے فرمایا۔ میں مرحوم کے اس لائٹر کو ہمیشہ عزیز رکھوں گا۔

ہندوستان کا ہماری کرنسی کا فیصلہ قبول نہ کرنا پاکستان کی خود مختاری کو ایک چیلنج ہے (نور الامین)

ڈھاکہ ۲ مارچ۔ آج مشرقی بنگال کی مجلس قانون ساز کا بجٹ کا اجلاس ختم ہوگیا۔ اجلاس کے آخری تقریر کرتے ہوئے صوبے کے وزیر اعظم مسٹر نور الامین نے فرمایا ہندوستان ہی صرف ایک ایسا ملک ہے۔ جس نے ابھی تک پاکستان کی کرنسی کی قیمت کم نہ کرنے کے فیصلے کو منظور نہیں کیا۔ اس کا یہ اقدام پاکستان کی خود مختاری کو براہ راست ایک چیلنج ہے۔ لیکن یہ بھی یقینی ہے۔ کہ اسکی اس حرکت کا پاکستان کی فارغ البالی پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ آپ نے بتایا۔ کہ امسال پٹ سن بورڈ نے اچھا کام کیا ہے۔ اور سٹیٹ بنک بھی برابر مالی امداد پہنچاتا رہا ہے۔ آپ نے اس امر کا انکشاف کیا۔ کہ ہندوستان آئندہ سال تین لاکھ گانٹھیں پٹ سن کی خریدنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ لیکن خودداری کے جھوٹے احساس کی وجہ سے اس کا اعلان نہیں کرتا۔ آپ نے بتایا۔ کہ حکومت پاکستان نے چاٹگام کی بندرگاہ کے لئے الم بجرے کا ایک بیڑا خریدا ہے۔ جو چند دنوں کے اندر اندر یہاں پہنچ جائیگا۔

سنگاپور ۲ مارچ۔ اطلاع ملی ہے کہ حکومت برطانیہ نے حکومت انڈونیشیا کی اس ویسٹرلنگ سے متعلقہ درخواست کو مسترد کر دیا ہے۔ حکومت انڈونیشیا نے مطالبہ کیا تھا کہ اس کے باغی کو اس کے سپرد کیا جائے۔

عدیم النظیر فوجی پریڈ۔ چار میل لمبے راستے پر شاہی سواری کا احتشام

اعلیٰحضرت شہنشاہ ایران کا دار الحکومت پنجاب میں ورود

لاہور ۲ مارچ۔ ہز امپیریل میجسٹی شاہ ایران کی پنجاب کے دار الخلافہ میں تشریف آوری کے سلسلہ میں مال روڈ کے چار میل لمبے راستہ پر شاہی سواری نکلے گی۔ اس تقریب پر ایسی فوجی پریڈ ہوگی۔ جس کی نظیر پاکستان کے قیام سے لاہور میں ابھی تک نہیں ملتی۔

۸ مارچ ۱۹۵۰ء بروز بدھ بعد دوپہر شاہی پاکستان فضائیہ کے ہوائی اڈہ واقعہ لاہور چھاؤنی میں اعلیٰحضرت شاہ ایران کی آمد پر شاہی سواری روانہ ہوگی۔ شاہی جلوس ہوائی اڈہ کے گیٹ سے روانہ ہوکر قصر شاہی کے کنٹونمنٹ گیٹ پر آکر ختم ہوگا۔ راستہ میں جگہ بجگہ محرابیں اور دروازے سجائے جائیں گے۔ لاہور ضلع کے حکام کے پاس متعدد اداروں اور افراد شاہی مہمان کی آمد پر اظہار تہنیت کے طور پر دروازے اور محرابیں بنانے کی اجازت کے سلسلے میں پہنچے ہیں۔ دوسرے لوگ جو شہنشاہ موصوف کے خیر مقدم میں اس قسم کی خوشی کا اظہار کرنا چاہتے ہوں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ اس سلسلہ میں ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر سے رابطہ پیدا کریں۔ عوام کو شاہی سواری دیکھنے کی پوری سہولت مہیا کی جائے گی۔ ہوائی اڈہ کے گیٹ سے ڈیوس روڈ اور مال روڈ کے چوک تک راستہ میں دو طرفہ تقریباً چار میل کی مسافت تک عوام کے لئے جگہ چھوڑی جائیگی۔ لوگ نہایت آسانی سے اس سواری کا نظارہ کر سکیں گے۔ بشرطیکہ کسی خاص مقامات پر اکٹھے ہونے کی بجائے تمام راستہ میں برابر غیر منتشر طریقہ سے کھڑے رہیں۔ اور پولیس کے حکام سے ٹریفک پر کنٹرول اور دیگر انتظامات کے بارے میں پورا پورا تعاون کریں۔ دوسرے دن صبح نو بجے کیولری پریڈ گراؤنڈ لاہور چھاؤنی میں رسمی پریڈ ہوگی۔ یہ تمام فوجوں کی مشترکہ پریڈ ہوگی۔ انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ کہ اس تقریب کو اتنے دلآویز انداز میں پیش کیا جائے جس کا انعقاد قیام پاکستان سے آج تک لاہور میں نہیں ہوا۔ ضلع کے حکام اس تقریب پر شہر سے چھاؤنی تک آمد و رفت کے خاص انتظامات کر رہے ہیں۔ مگر یہ ظاہر ہے کہ یہ انتظامات عوام کے متوقع ہجوم کے لئے کافی نہیں ہونگے۔ جن لوگوں کے پاس بائیسکل ہیں۔ یا جو اپنی سواری کا خود کوئی بندوبست کر سکتے ہیں۔ انہیں اومنی بس لاریوں کے انتظار میں نہیں رہنا چاہیئے۔ فوجی حکام نے کم از کم ڈیڑھ لاکھ افراد کے لئے بآسانی پریڈ دیکھنے کا مکمل انتظام کر لیا ہے۔ (سرکاری اطلاع)

صوبہ سرحد کے بجٹ پر ایک نظر

پشاور ۲ مارچ۔ آج صوبہ سرحد کی اسمبلی میں صوبہ سرحد کے وزیر اعظم نے جو وزیر خزانہ بھی ہیں صوبہ کا آئندہ سال کا بجٹ پیش کیا۔ اس بجٹ میں ۲ کروڑ ۶۰ لاکھ کی رقم صرف ترقی کی سکیموں پر خرچ کے لئے رکھی گئی ہے۔ اس میں سے ایک کروڑ ۸۱ لاکھ صرف مالاکنڈ۔ درگئی۔ اور وارسک کی بجلی کی سکیموں پر خرچ ہوگا۔

ہنگامی قانون ۱۹۴۹ء کے تحت جاری شدہ یکطرفہ ڈگریاں درخور اعتنا نہیں

لاہور ۲ مارچ۔ پنجاب کے محکمہ بحالیات و نو آبادیات نے مقامی افسروں کو احکام جاری کئے ہیں۔ کہ جن مقامی اشخاص نے پاکستان کے ہنگامی قانون مجریہ ۱۹۴۹ء بابت انتظام جائیداد متروکہ کی دفعہ ۳۴ (۱) کے تحت دیوانی اور مال کی عدالتوں سے یکطرفہ ڈگریاں حاصل کر لی ہیں۔ انہیں درخور اعتنا نہ سمجھا جائے۔ کیونکہ یہ ڈگریاں مذکورہ آرڈیننس کی دفعہ ۳۴ (۳) کی رو سے کسٹوڈین کے لئے واجب التعمیل نہیں۔ اور متعلقہ جائیداد کو جائیداد متروکہ تصور کیا جائے۔ ان افسروں کو یہ بھی ہدایت کی گئی ہے۔ کہ ایسی جائیدادوں پر قابض اشخاص کو ناجائز قابضین سمجھتے ہوئے پاکستان کی اقتصادی بحالی کے آرڈیننس مجریہ ۱۹۴۸ء کے احکام کے تحت کارروائی کی جائے۔ (سرکاری اطلاع)

مختصرات

سنگاپور ۲ مارچ۔ مشہور باغی لیڈر ویسٹرلنگ یہاں جیل میں پڑا اپنے فیصلے کا انتظار کر رہا ہے۔ اب اس کی قومیت کے متعلق تفتیش ہو رہی ہے۔ گو اسکی پیدائش ترکی ہے۔ لیکن خیال کیا جاتا ہے۔ کہ وہ ولندیزی ہے۔ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ مزید باغیانہ کارروائیوں کے لئے مالی امداد حاصل کرنے کے لئے ویسٹرلنگ خفیہ طور پر انڈونیشیا سے ملایا آیا تھا۔ اس کے پاس ایک جعلی پاسپورٹ بھی تھا۔ (دستار)

راولپنڈی ۲ مارچ۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ آئندہ چند دنوں میں جموں شہر اور مضافات کے تقریباً تین ہزار مسلمان پاکستان میں داخل ہوں گے۔ حال ہی میں انہیں مسلمانوں کو ڈوگرہ اور ہندوستانی فوجوں نے ان کے گھروں سے نکال دیا تھا۔ (دستار)

لندن ۲ مارچ۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ روس میں کام کرنے کے لئے ۵ لاکھ چینی مزدوروں کا ایک دستہ تیار کیا جا رہا ہے۔

روم ۲ مارچ۔ اٹلی کے وزیر اعظم سائنور دی گیسپری نے ایوان نمائندگان میں کمیونسٹوں پر الزام لگایا کہ اٹلی کی تازہ گڑبڑ میں ان کا ہاتھ ہے۔ گیسپری نے نئی کابینہ کے حق میں اعتماد کا ووٹ حاصل کر لیا۔ تین سو چودہ ووٹ اس کے حق میں تھے۔ اور ایک سو ننانوے خلاف۔

نیویارک ۲ مارچ۔ نیویارک کی مجلس قانون ساز سے گورنر نے بجلی۔ کوئلے اور گیس کے راشن کے لئے ہنگامی اختیارات مانگے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ کان کنوں کی ہڑتال سے کوئلے کا توڑا ہوگیا ہے۔ نیویارک کی ریاست کے پاس صرف اتنا کوئلہ موجود ہے۔ کہ جس سے دس دن گزر سکیں۔ گورنر نے بتایا۔ کہ اگر ہڑتال چند روز اور جاری رہی۔ تو نیویارک کی ریاست کو ایک بڑی آفت کا سامنا کرنا پڑے گا۔

لاہور ۲ مارچ۔ پاکستان مہاجر لیگ کے زیر اہتمام سہ روزہ کشمیر کانفرنس ۱۴، ۱۵، ۱۶ اپریل ۱۹۵۰ء بمقام لاہور باغ بیرون دہلی دروازہ منعقد ہوگی۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے طبع کرا کر ۱۳۔ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔

مَنْ بَنٰی لِلّٰہِ مَسْجِدًا بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ

خدا کا گھر بنانے والے کے لئے اللہ تعالےٰ جنت میں گھر بنائے گا

احمدی بہنوں کی خدمت میں

احباب کیلئے یہ اطلاع مسرت کا باعث ہوگی۔ کہ واشنگٹن (امریکہ) اور ہیگ (ہالینڈ) میں مساجد اور مشن ہاؤس کی تعمیر کے لئے زمین خرید لی گئی ہے۔ ہر دو جگہوں پر خانۂ خدا کی تعمیر انشاء اللہ جلد شروع ہو جائیگی۔ ابتدائی اخراجات کا اندازہ دو لاکھ روپے کے قریب ہے جو بہت جلد درکار ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا منشاء ہے کہ جس طرح لنڈن مسجد کی تعمیر میں احمدی مستورات نے حصہ لیا تھا۔ اسی طرح یہ مساجد بھی صرف احمدی بہنوں کی قربانی سے تعمیر کی جائیں۔ اسلئے حضور کے ارشاد کے ماتحت اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ احمدی بہنیں ان ممالک میں مساجد کی تعمیر کے لئے دل کھول کر حصہ لیں۔ لجنات اماء اللہ ہر جگہ منظم کوشش کریں۔ اور جلد سے جلد اپنے اپنے شہر اور گاؤں کے وعدوں کی مکمل فہرستیں حضور کی خدمت میں بھجوا دیں۔ چونکہ روپیہ کی فوری ضرورت ہے۔ اس لئے بہتر ہوگا کہ

وعدوں کی رقوم جلد سے جلد ادا کردی جائیں

اللہ تعالےٰ ہر احمدی بہن کو اس تحریک میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے: والسلام

خاکسار: عبدالرشید قریشی وکیل المال ثانی تحریک جدید ربوہ ضلع جھنگ

۳/۵۰

الفضل لاہور ۳ مارچ ۱۹۵۰ء

۳ مارچ ۱۹۵۰ء

جہاد بالسیف

(۲)

ہم نے کل عرض کیا تھا کہ مسیح موعود علیہ السلام نے جس چیز کے خلاف نہائت تحدی سے احتجاج کیا۔ وہ وہ تصور جہاد تھا جو علماء سوٗ نے سراسر قرآن کریم کی تعلیم کے خلاف بنا لیا تھا۔ اور جس تصور نے نہ صرف اسلام کو اغیار کی نگاہ میں گرا دیا۔ بلکہ اسلام کی تبلیغ بھی روک دی۔ اور دشمنان اسلام کو موقعہ دیا۔ کہ وہ اسلام کے خلاف غلط فہمیاں پھیلائیں

حقیقت یہ ہے کہ اسلام میں جہاد بالسیف سراسر ایک دفاعی عمل ہے۔ اور صدر اول کے مسلمانوں کو تلوار اٹھانے کی اللہ تعالےٰ نے صرف اس وقت اجازت فرمائی۔ جب پانی سر سے گزر گیا تھا۔ اور دشمنان اسلام کے مسلمانوں پر مظالم اتنے بڑھ گئے تھے۔ کہ اگر انہی کے ہتھیاروں سے دفاع نہ کیا جاتا۔ تو ممکن تھا کہ ایک مسلمان بھی انکے ہاتھ سے نہ بچتا۔ اور رسالت کا مطلب ہی فوت ہو جاتا۔ اس حقیقت کو مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے "رسالہ جہاد" میں نہائت وضاحت سے بیان فرمایا ہے۔ اور بتایا ہے کہ مسلمانوں کو تلوار اٹھانے کی کیوں اجازت ہوئی تھی چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں:۔

"اس وقت کے مسلمانوں یعنی صحابہ رضؓ سے سخت دشمنی کا برتاؤ کیا۔ اور وہ نہیں چاہتے تھے کہ یہ آسمانی پودہ زمین پر قائم ہو بلکہ وہ ان راستبازوں کے ہلاک کرنے کے لئے اپنے ناخنوں تک زور لگا رہے تھے۔ اور کوئی دقیقہ آزار رسانی کا اٹھا نہیں رکھا تھا۔ اور ان کو خوف تھا کہ ایسا نہ ہو کہ اس مذہب کے پیر جم جائیں اور پھر اس کی ترقی ہمارے مذہب اور قوم کی بربادی کا موجب ہو جائے۔ سو اسی خوف سے جو ان کے دلوں میں ایک رعب ناک صورت میں بیٹھ گیا تھا نہایت ظالمانہ اور جابرانہ کارروائیاں ان سے ظہور میں آئیں۔ اور انہوں نے دردناک طریقوں سے اکثر مسلمانوں کو ہلاک کیا۔ اور ایک زمانہ دراز تک جو تیرہ برس کی مدت تھی۔ ان کی طرف سے [illegible] کارروائی رہی اور نہائت بیرحمی کی طرز سے خدا کے وفادار بندے اور نوع انسان کے فخر ان شریر درندوں کی تلواروں سے ٹکڑے ٹکڑے کئے گئے اور یتیم بچے اور عاجز اور مسکین عورتیں کوچوں اور گلیوں میں ذبح کئے گئے۔ اس پر بھی خدا تعالےٰ کی طرف سے قطعی طور پر یہ تاکید تھی کہ شر کا ہرگز مقابلہ نہ کرو۔ چنانچہ ان برگزیدہ راستبازوں نے ایسا ہی کیا ان کے خونوں سے کوچے سرخ ہو گئے پر انہوں نے دم نہ مارا۔ وہ قربانیوں کی طرح ذبح کئے گئے پر انہوں نے آہ نہ کی۔ خدا کے پاک اور مقدس رسولؐ کو جس پر زمین اور آسمان سے بے شمار سلام ہیں بارہا پتھر مار مار کر خون سے آلودہ کیا گیا۔ مگر اس صادق استقامت کے پہاڑ نے ان تمام آزاروں کی دلی انشراح اور محبت سے برداشت کی۔ اور ان صابرانہ اور عاجزانہ روشوں سے مخالفوں کی شوخی دن بدن بڑھتی گئی۔ اور انہوں نے اس مقدس جماعت کو اپنا ایک شکار سمجھ لیا۔ تب اس خدا نے یہ نہیں چاہتا کہ زمین پر ظلم اور بے رحمی حد سے گزر جائے۔ اپنے مظلوم بندوں کو یاد کیا۔ اور اس کا غضب شریروں پر بھڑکا۔ اور اس نے اپنی پاک کلام قرآن شریف کے ذریعہ اپنے مظلوم بندوں کو اطلاع دی۔ کہ جو کچھ تمہارے ساتھ ہو رہا ہے۔ میں سب کچھ دیکھ رہا ہوں۔ میں تمہیں آج سے مقابلہ کی اجازت دیتا ہوں۔ اور میں خدائے قادر ہوں۔ ظالموں کو بے سزا نہیں چھوڑونگا۔ یہ حکم تھا جس کا دوسرے لفظوں میں جہاد نام رکھا گیا۔ اور اس حکم کی اصل عبارت جو قرآن شریف میں اب تک موجود ہے یہ ہے اذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا وان اللہ علیٰ نصرھم لقدیر۔ الذین اخرجوا من دیارھم بغیر حق۔ یعنی خدا نے ان مظلوم لوگوں کی جو قتل کئے جاتے ہیں اور ناحق اپنے وطن سے نکالے گئے فریاد سن لی اور ان کو مقابلہ کی اجازت دی گئی۔ اور خدا قادر ہے جو مظلوم کی مدد کرے۔

(الحج نمبر ۱۷ سورۃ الحج)...... یاد رہے کہ مسئلہ جہاد کو جس طرح پر حال کے اسلامی علماء نے جو مولوی کہلاتے ہیں سمجھ رکھا ہے۔ اور جس طرح وہ عوام کے آگے اس مسئلہ کی صورت بیان کرتے ہیں ہرگز وہ صحیح نہیں ہے۔ اور اس کا نتیجہ بجز اسکے کچھ نہیں کہ وہ لوگ اپنے پُرجوش وعظوں سے عوام وحشی صفات کو ایک درندہ صفت بنا دیں۔ اور انسانیت کی تمام پاک خوبیوں سے بے نصیب کر دیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور میں یقیناً جانتا ہوں۔ کہ جس قدر ایسے ناحق کے خون ان نادان اور نفسانی انسانوں سے ہوتے ہیں۔ کہ جو اس راز سے بے خبر ہیں کہ کیوں اور کس وجہ سے اسلام کو اپنے ابتدائی زمانہ میں لڑائیوں کی ضرورت پڑی تھی۔ ان سب کا گناہ ان مولویوں کی گردن پر ہے کہ جو پوشیدہ طور پر ایسے مسئلے سکھاتے رہتے ہیں۔ جن کا نتیجہ دردناک خونریزیاں ہیں۔ یہ لوگ جب حکام وقت کو ملتے ہیں تو اس قدر سلام کے لئے جھکتے ہیں کہ گویا سجدہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور جب اپنے ہمجنسوں کی مجلسوں میں بیٹھتے ہیں۔ تو بار بار اصرار ان کا اسی بات پر ہوتا ہے۔ کہ یہ ملک دار الحرب ہے۔ اور اپنے دلوں میں جہاد کرنا فرض سمجھتے ہیں۔ اور تھوڑے ہیں جو اس خیال کے انسان نہیں ہیں۔ یہ لوگ اپنے اس عقیدہ جہاد پر جو سراسر غلط اور قرآن اور حدیث کے برخلاف ہے۔ اس قدر جمے ہوئے ہیں۔ کہ جو شخص اس عقیدہ کو نہ مانتا ہو۔ اور اس کے برخلاف ہو اس کا نام دجال رکھتے ہیں۔ اور واجب القتل قرار دیتے ہیں۔

(رسالہ جہاد صـ۲ـ ۶)

ہم نے یہ طویل عبارت اس لئے نقل کی ہے کہ خود مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ سے معلوم ہو جائے کہ آپ نے قرآن کریم کے مقرر کردہ جہاد بالسیف کو قطعاً منسوخ قرار نہیں دیا بلکہ اس غلط تصور جہاد کی تردید کی ہے۔ جو نبوت اور خلافت کے زمانہ کے بعد لوگوں نے خود بنا لیا تھا اور جس نے آخر ایسی خطرناک صورت اختیار کر لی تھی۔ اور اس قدر مسلمانوں کے ذہنوں میں راسخ ہو چکا تھا۔ کہ اگر اس تصور سے جس سے مسیح موعود علیہ السلام [illegible] اس کی مخالفت کی مخالفت نہ کی جاتی اور اتنی پُر زور آواز اس کے خلاف نہ اٹھائی جاتی تو اس کا قلع قمع ہونا ناممکن تھا۔ (باقی)

طائر کم معکم

کوثر ۲۸ فروری ۱۹۵۰ء میں دو خطوط شائع ہوئے ہیں۔ پہلا خط ہمارا ہے اور دوسرا خط اس کے جواب میں مولوی عبدالرزاق صاحب کا ہے۔ جو مودودی صاحب کی جماعت اسلامی کے رکن ہیں قطع نظر اسکے کہ دونوں دعوتوں میں سے کونسی دعوت صحیح معنوں میں اسلامی ہے۔ اس وقت ہم صرف ایک بات کی طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ دونوں خطوں کو پڑھنے والا بادی النظر میں معلوم کر سکتا ہے۔ کہ خواہ جواب کتنا ہی طرز نگارش کا مظہر ہو ہمارے خط کا جواب نہیں۔ اور جس بنا پر ہم نے دعوت دی تھی جواب میں اس سے گریز کی کوشش کی گئی ہے۔ ہمارے خط میں مندرجہ ذیل باتیں غور طلب تھیں۔

(۱) ترسیل انبیاء سنت اللہ ہے۔

(۲) مسیح موعود علیہ السلام امام وقت ہیں۔

(۳) مودودی صاحب نے اسلام کی جو منتشر صورت کو لیا ہے۔ جو کافی نہیں۔ ان کو اللہ تعالےٰ سے کوئی تعلق نہیں۔

جواب میں باندازِ نخوت صرف بالمقابل دعاوی کر دیئے گئے ہیں۔ اگر تحقیق حق پیش نظر ہوتی تو ان سوالوں پر جو ہمارے خط سے پیدا ہوتے تھے۔ اور جو خلاصۃً ہم نے اوپر درج کئے ہیں اجمالاً ہی سہی نظر ڈالی جاتی۔ مگر ایسا نہیں کیا گیا اور وہی عام نعرہ بازی کا انداز اختیار کیا گیا ہے۔ اور بجائے مندرجہ بالا سوالات پر سنجیدہ طرح غور کرنے کے احمدیت اور مسیح علیہ السلام پر نہائت تمسخرانہ انداز میں یہ الزام لگایا ہے کہ

"جو لوگ مدینہ کی طرف رخ کر کے ہجرت سفر ہجرت کر چکے ہیں۔ آپ انہیں مشورہ دیتے ہیں کہ پیچھے میر قافلہ ہم دیتے ہیں۔ جو خالص England made ہے۔ معاف رکھیئے گا ہم دینداروں کے لئے یہ بدبختی دل و دماغ کا ایسے کا رُخ ہی نہیں بلکہ معضر ہے۔"

ان الفاظ میں جو الزام لگایا گیا ہے اس وقت ایک لفظوں [illegible] پر بیان کچھ نہیں تھا سوال صرف اتنا ہی کہ کیا یہ انداز بیان ایک محقق دین کا ہے۔ اور کیا ایسا شخص [illegible] دینی معاملات پر گفتگو کرنا سے زیبا ہے۔ کہ وہ یہ [illegible] کرے کہ [illegible] کر چکا ہے۔ کیا [illegible] اور اسکے [illegible] اور طرز گفتگو ایسی ہوتی ہے تو سارے الا [illegible] کی بدولی [illegible]

گریز پر مجبور کیا تھا:

قالوا انا تطیرنا بکم ......

قالوا طائرکم معکم ائن ذکرتم بل انتم قوم مسرفون

مسئلہ ختم نبوت کے متعلق جماعت احمدیہ کا مسلک

از مکرم عبد الجلیل صاحب عشرت بی۔اے (آنرز) لاہور

(۱)

قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ الٰہی جماعتوں کو ہمیشہ شدید مخالفتوں۔ سخت تکلیفوں اور بڑے بڑے ابتلاؤں میں سے گذرنا پڑا ہے دشمنوں نے ہمیشہ انتہائی کوشش کی ہے کہ سلسلہ حقہ کو ہر طرح بدنام کریں۔ غلط عقائد اس کی طرف منسوب کریں۔ استہزا۔ تمسخر۔ بد زبانی اور ظلم سے ایمان لانے والوں کیلئے دنیا تنگ کر دیں لیکن جب مخالفت کا زور ٹوٹتا ہے تو کئی سعید روحیں سچائی کو پرکھ کر الٰہی جماعت میں شامل ہو جاتی ہیں۔ اس وقت بھی الٰہی سلسلہ کی مخالفت کا ایک طوفان بپا ہے۔ لیکن کئی نیک اور سلیم الطبع لوگ اس مخالفت ہی سے متاثر ہو کر تلاش حق میں لگے ہوئے ہیں اور انشاء اللہ جب یہ مخالفت کم ہوگی۔ تو سینکڑوں ہوں گے جو ایمان لے آئیں گے اور دشمن ہی ناکام رہے گا۔ ایسے ہی نیک اور سعید انسانوں کے لئے جو تلاش حق میں لگے ہوں ہم ذیل میں چند باتیں عرض کرتے ہیں شاید کسی کی ہدایت کا موجب ہوں۔

آجکل مخالفین ہم پر یہ الزام بڑی شد و مد کے ساتھ لگا رہے ہیں کہ حضرت سید ولد آدم فخر الاولین والآخرین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نعوذ باللہ خاتم النبیین نہیں مانتے اور حضور کے بعد حضرت سیدنا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی مان کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرتے ہیں یہ صریح بہتان ہے۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ حضور کے بعد جو شخص حضور کے دامن فیوض سے اپنے آپ کو الگ کر کے اور اس پاک سرچشمہ سے جدا ہو کر براہ راست نبی اللہ ہونے کا دعویٰ کرے وہ ملحد و بے دین ہے اور دائرہ اسلام سے خارج۔ ہاں نبوت مطہرہ مقدسہ محمدیہ سے کسب فیض جاری ہے اور اپنی اپنی استعداد کے مطابق اولیائے امت مستنیر نور نبوت ہوتے رہے اور آخر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فنا فی الرسول کا وہ مقام حاصل کیا کہ خدائے عزوجل نے آپ کو نبوت کی چادر پہنائی۔ یہ نبوت غیر تشریعی ہے اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطہ سے ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کوئی شریعت نہیں لائے۔ کوئی نئی کتاب آپ پر نہیں اتری۔ وہی قرآن ہے وہی دین ہے۔ اسی کے قیام۔ احیاء اور نفاذ کے لئے آپ نبی اللہ ہو کر دنیا میں تشریف لائے کیا اس میں کوئی پہلو جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک کا نکلتا ہے؟ بلکہ اس عقیدہ سے تو حضور کی شان نہایت ہی اعلےٰ و ارفع نظر آتی ہے کہ حضور کی متابعت اور اطاعت نبوت کے درجے تک پہنچا دیتی ہے اللہ اللہ! اسے

برتر گمان و وہم سے احمدؐ کی شان ہے
جس کا غلام دیکھو مسیح الزمان ہے

ہمارا یہ عقیدہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت غیر تشریعی جاری ہے خود ساختہ نہیں اس کی بنیاد قرآن کریم۔ احادیث نبوی اور اقوال اولیاء امت پر ہے۔ ہاں صبر و سکون سے غور کرنے کی ضرورت ہے۔

کہا جاتا ہے کہ قرآن میں اللہ تعالےٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین کہا ہے۔ اور خاتم النبیین کے معنی یہ ہیں کہ آپ آخری نبی ہیں اس لئے آپ کے بعد باب نبوت بکلی مسدود ہے۔ کوئی تشریعی یا غیر تشریعی نبی نہیں آ سکتا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ کیا خاتم النبیین کے یہی معنی ہیں جو معترضین کرتے ہیں یا وہ جو ہم کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا (سورہ احزاب رکوع ۵) ترجمہ:۔ نہیں ہے محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) باپ کسی کا تمہارے مردوں میں سے لیکن رسول ہے خدا کا اور خاتم النبیین ہے اور اللہ ہر شے کو خوب جاننے والا ہے۔ یہ آیت اس وقت نازل ہوئی۔ جب حضرت زید بن حارثہ نے حضرت زینبؓ کو طلاق دیدی اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آئیں تو کفار نے زبان درازی شروع کی کہ حضورؐ نے اپنے بیٹے کی بیوی سے نکاح کر لیا۔ اس کے جواب میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ محمدؐ تو بیٹے بیٹے نہیں ہوتے۔ رسول خدا تو مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہاں امت کے روحانی باپ ہیں اور آخری نبی ہیں۔ اب آخری نبی یہاں سیاق و سباق عبارت کے ساتھ مطابقت نہیں کھاتا۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ یہ کہتا ہے کہ حضور نہ صرف امت کے روحانی باپ ہیں۔ بلکہ تمام انبیاء کے بھی روحانی باپ ہیں اور یہی خاتم النبیین کا مطلب ہے۔ اسی لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انا سید المرسلین الاولین والآخرین (ابن ماجہ جلد ۱ صفحہ ۴۳۶) کہ میں پہلے اور آئندہ تمام نبیوں کا سردار ہوں۔

قرآن کریم میں خاتم النبیین (ت کی زبر سے) ہے نہ کہ خاتِم النبیین (ت کی زیر سے) اس میں کیا حکمت ہے۔ ایک روایت میں آتا ہے (اخرج ابن الانباری فی المصاحف عن ابی عبد الرحمٰن السلمی قال کنت اقرئ الحسن والحسین رضی اللہ عنہما فمر بی علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ وانا اقرئهما فقال لی اقرئهما وخاتم النبیین بفتح التاء واللہ الموفق (تفسیر در منثور) ابن الانباری مصاحف میں لکھتا ہے کہ ابو عبد الرحمٰن سلمی بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت امام حسن و حسین رضی اللہ عنہما کو قرآن کریم پڑھایا کرتا تھا۔ میں پڑھا رہا تھا کہ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ میرے پاس سے ہو کر گذرے۔ فرمانے لگے۔ ان دونوں کو خاتَم النبیین ت کی زبر سے پڑھاؤ۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت علیؓ خاتِم اور خاتَم کے معنوں میں جو فرق ہے اس کو اجاگر کرنا چاہتے تھے۔

خاتم (بفتح تا) کے معنی لغت کی رو سے انگوٹھی۔ مہر کرنا۔ اور کندہ کیا ہوا پتھر یا نگینہ ہے۔ ان معنوں کی رو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء کیلئے بطور انگوٹھی (زینت) ہیں۔ حضور کی مہر سے تصدیق نبوت ہوتی ہے۔ پہلے اور بعد میں آنے والے نبی اب قیامت تک سوائے رسول کریمؐ کی تصدیق کے نبی نہیں مانے جا سکتے۔ امت محمدیہ تمام انبیاء گذشتہ کو اسی لئے مانتی ہے کہ حضور نے ان کی تصدیق کیلئے مہر لگا دی۔ اور آئندہ کوئی نبی نہیں آ سکتا جس پر حضور کی مہر تصدیق ثبت نہ ہو اور حضور کے نقش سے منقش نہ ہو۔ اور یہی ہمارا عقیدہ ہے

بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے مانا کہ خاتم کے معنے مہر ہیں۔ لیکن مہر تو خط کے آخر میں لگائی جاتی ہے۔ اس لئے حضور آخری نبی ہوئے یہ غلط ہے کہ مہر خط کے آخر میں لگائی جاتی ہے مہر خواہ پہلے لگائی جائے یا بعد اس کا مقصد ہمیشہ تصدیق و توثیق ہوتا ہے۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے۔ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم اراد ان یکتب الی قیصر فقیل له ان العجم لا یقبلون کتابا الا ان یکون مختوما فاخذ خاتما ونقش فیه محمد رسول اللہ (یعنی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے قیصر کی طرف خط لکھنے کا ارادہ کیا۔ عرض کی گئی کہ اہل عجم مُہر کے سوا کسی نوشتہ کو قبول نہیں کرتے۔ آپ نے مہر لیکر محمد رسول اللہ اس میں نقش کیا)

اس سے صاف ثابت ہے کہ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے محض تصدیق کے لئے مہر کندہ کروائی تھی۔ پس خاتم النبیین سے یہ مراد ہے کہ آپ مصدق انبیاء ہیں اور آپ ہی کی مہر سے نبوت جاری ہے۔ یعنے نبوت غیر تشریعی۔

یہ نہ سمجھا جائے کہ اوپر خاتم النبیین کے جو معنے بیان ہوئے ہیں وہ نئے ہیں نہیں بلکہ پہلے بھی بعض اکابر صحابہ اور بزرگان امت کا یہی مذہب تھا۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا (جن کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ خذوا نصف العلم من هذه الحميراء۔ نصف علم اس سرخ رنگ والی سے حاصل کرو۔ فرماتی ہیں کہ قولوا انه خاتم الانبیاء ولا تقولوا لا نبی بعده کہ یہ تو کہو کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین تھے۔ مگر یہ نہ کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ (تکملہ مجمع البحار صفحہ ۸۵ و در منثور جلد ۵ صفحہ ۲۰۴)

اس سے ظاہر ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ خاتم النبیین کے وہ معنی نہ سمجھتی تھیں جو آج مخالفین کر رہے ہیں کہ آپ کے بعد مطلقاً کوئی نبی نہ آئیگا پھر علامہ جلال الدین سیوطی لکھتے ہیں۔ عن شعبی رضی اللہ عنہ قال قال رجل عند المغيرة ابن شعبة صلی اللہ علی محمد خاتم الانبیاء لا نبی بعده فقال المغيرة حسبك اذا قلت خاتم النبیین فانا كنا نحدث ان ابن مريم خارج فان خرج فقد كان بعده (یعنی شعبی جو کبار تابعین میں سے تھے روایت کرتے ہیں کہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ (صحابی) کے پاس ایک شخص کہنے لگا۔ محمد رسول اللہ پر اللہ تعالےٰ کا درود ہو آپ خاتم النبیین ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں اس پر حضرت مغیرہ نے فرمایا۔ تجھے خاتم النبیین کہنا کافی ہے۔ اور لا نبی بعده کہنے کی ضرورت نہیں کیونکہ ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں کہا کرتے تھے کہ حضرت ابن مریم مبعوث ہونے والے ہیں جب وہ مبعوث ہوں گے تو آنحضرتؐ کے بعد وہ نبی ہوں گے) (در منثور)

اس سے بھی ظاہر ہے کہ صحابہ خاتم النبیین کے معنی آخری نبی نہیں کرتے تھے۔ پھر تذکرہ اولیاء میں حضرت شیخ فرید الدین عطار رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

مجذوب کے لئے جو درجے ہیں بعض کو ان سے ایک تہائی دیتے ہیں اور بعض کو آدھی اور بعض کو آدھی سے زیادہ۔ جبکہ اس درجہ کو پہنچتا ہے تو وہ مجذوب نبوت کے حصے کے سبب سے تمام مجذوبوں سے بڑھ جاتا ہے۔ اور خاتم الاولیاء ہوتا ہے۔ جیسا کہ ہمارے

پھر حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں۔ (فواد مانز کیا ترجمہ ... الادیبہ ... ذکر محی الدین الترمذی)

پس حاصل ... مطابق مجذوب ایک خاص مقام پر پہنچ کر خاتم الاولیاء ہو جاتا ہے۔ اور ایسے مجذوب کے بعد اولیاء بھی پیدا ہوتے رہتے ہیں اسی طرح خاتم الانبیاء کے بعد بھی نبوت بند نہیں ہوتی۔

اور تو اور خود حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم نے دوسری احادیث میں کھلے طور پر خاتم النبیین کے معنی سمجھا دئے ہیں۔ حضور حضرت عباس سے خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ اطمئن یا عم فانک خاتم المھاجرین فی الھجرۃ کما انا خاتم النبیین فی النبوۃ۔

(کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۷۸) یعنی اے چچا عباسؓ آپ مطمئن رہیں۔ آپ اسی طرح خاتم المہاجرین ہیں جس طرح میں خاتم النبیین ہوں) اب کیا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد کوئی مہاجر نہیں ہوا۔ لاکھوں تو مشرقی پنجاب سے آئے ہیں۔

پھر حضور نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا انا خاتم الانبیاء وانت یا علیؓ خاتم الاولیاء (تفسیر صافی زیر آیت خاتم النبیین) کہ اے علی میں خاتم الانبیاء ہوں اور تو خاتم الاولیاء ہے۔ کیا حضرت علی کے بعد امت محمدیہ میں کوئی ولی بھی نہیں ہو سکتا۔

حقیقت یہ ہے کہ عربی زبان میں خاتم (بفتح تا) جب کسی جمع کے صیغہ کی طرف مضاف ہو۔ مثلاً خاتم الشعراء۔ خاتم الفقہاء۔ خاتم الاولیاء خاتم المحدثین وغیرہ تو اسکے معنی ہمیشہ سب سے افضل اور سب سے اعلیٰ کے ہوتے ہیں۔ ہماری جماعت کے علماء نے کئی دفعہ چیلنج کیا ہے کہ مخالفین عربی زبان کا کوئی مستعمل محاورہ پیش کریں جس میں خاتم کسی جمع کے صیغے کی طرف مضاف ہو اور پھر اسکے معنے ... ہوں لیکن ایسا کوئی محاورہ پیش نہیں کیا گیا

عربی زبان کا شاعر ابو تمام الطائی جب فوت ہوا تو ایک دوسرے شاعر حسن بن وہب نے اس کا مرثیہ لکھا۔ اس میں وہ کہتا ہے۔

فجع القریض بخاتم الشعراء
وغدیر روضتھا حبیب الطائی

(دیوان الاعوانی لابن خلکان جلد ۱ صفحہ ۱۲۳ مصری)

یعنی خاتم الشعراء ابو تمام اور حبیب الطائی جو شاعری کے چمن کا ... تھا کی وفات سے شاعری کو ... رنج پہنچا ہے۔ ... ابو تمام کو خاتم الشعراء کہا ہے۔ کیا ابو تمام کے بعد کوئی شاعر پیدا نہیں ہوا۔ (باقی)

ایک فرضی ٹریکٹ کی تردید

نیا دام لائے پرانے شکاری

(مکرم سیکرٹری صاحب جماعت احمدیہ گوجرانوالہ)

۱۱ فروری ۱۹۵۱ء کو ایک فرضی ٹریکٹ بعنوان "اکھنڈ ہندوستان" کامل شہر میں تقسیم کیا گیا۔ جو بددیانتی سے ایسی طرز پر شائع کیا گیا کہ گویا یہ جماعت احمدیہ نے ہی شائع کیا ہے۔ چنانچہ جماعت احمدیہ کی طرف سے اخبار الفضل ۱۷ فروری میں تردید کر دی گئی۔ دیانتداری کا تقاضا تو یہ تھا کہ اس کے بعد ایسا ٹریکٹ شائع نہ کیا جاتا۔ لیکن جن لوگوں کا شیوہ ہی حق کی مخالفت ہے وہ بھلا اس سے کیونکر باز رہ سکتے ہیں۔ چنانچہ اب اسے بالکل اسی طرز پر گوجرانوالہ میں بھی شائع کر کے تقسیم کیا گیا ہے۔

چنانچہ ہم بھی واضح کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ یہ ٹریکٹ جماعت احمدیہ گوجرانوالہ یا کسی اور احمدی کی طرف سے شائع نہیں ہوا۔ اور ٹریکٹ شائع کرنے والے نے سراسر جعلسازی اور فریب دہی سے کام لیا ہے۔ جس کے خود ٹریکٹ میں ہی کئی ثبوت موجود ہیں۔ اور جو سرسری نظر میں ہی یہ ہیں

(۱) ٹریکٹ مذکور میں پبلک کو دھوکہ دینے کے لئے "احمدیت زندہ باد" "تازہ ترین الہام" "اکھنڈ ہندوستان" سر عنوان لکھا گیا ہے۔ اور شائع کرنے والا "کوئی ناظر دعوت تبلیغ انجمن خدام احمد" ہے۔ حالانکہ جماعت احمدیہ گوجرانوالہ میں نہ تو کوئی ناظر تبلیغ ہے اور نہ ہی اس نام کی کوئی انجمن۔ البتہ ... احرار نے یہ سمجھ کر کہ بوجہ ان کی سابقہ ناکامیوں کے اب احرار کے نام پر ان کا کوئی سننے والا نہیں۔ عوام کو دھوکہ دینے کے لئے یہ نیا روپ دھارا ہے۔ لیکن تاڑنے والے بھی قیامت کی نظر رکھتے ہیں۔ اور سہ

بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش
من انداز قدت را می شناسم

(۲) دنیا جانتی ہے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ کا اسم مبارک مرزا بشیر الدین محمود احمد ہے لیکن مذکورہ ٹریکٹ میں شرارت سے محمد داحمد لکھا ہے تاکہ پڑھنے والا یہ سمجھ کر کہ یہ محمود احمد لکھنا ہے۔ فوراً اشتعال میں آ جائے۔

(۳) ٹریکٹ مذکور کے عنوان "اکھنڈ ہندوستان" کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ ترین الہام لکھا ہے اور غرض اس سے یہ ظاہر کرنا ہے کہ گویا "اکھنڈ ہندوستان" کا الہام بھی ہوا ہے۔ حالانکہ ان کا ایسا کوئی الہام ... نہیں۔

(۴) پھر ٹریکٹ مذکور کے سر عنوان تو اسے "خود ہی تازہ ترین" لکھا ہے۔ لیکن ٹریکٹ کے آخیر پر تاریخ آج سے تقریباً تین سال پہلے کی یعنی ۵ اپریل ۱۹۴۷ء لکھی ہے۔ سچ ہے۔

ع دروغ گو را حافظہ نباشد

(۵) ٹریکٹ مذکور میں اخبار الفضل کا ایک پرانا حوالہ شائع کیا گیا ہے۔ لیکن بددیانتی سے اس میں جہاں بریکٹ والے الفاظ "اسی لئے جماعت احمدیہ کا الہامی عقیدہ ہے کہ پاکستان کا وجود عارضی ہے" کا اضافہ اپنی طرف سے کیا ہے۔ وہاں قطع و برید سے درمیانی دائری پیرا جس میں یہ صاف لکھا ہے۔ کہ ہم ہر حال میں پاکستان و مسلمانوں کا ساتھ دیں گے اور جس سے ان کے سارے جھوٹ کا تارو پود بکھر جاتا ہے۔ وانستہ حذف کر دیا گیا ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ جن لوگوں نے پاکستان کی مخالفت میں جمہور مسلمانوں کے خلاف انڈیا نیشنل کانگرس کا ساتھ دیا۔ وہ اپنے داغ بدنامی و ناکامی کو اسی طرح دروغ بافیوں سے دھونا چاہتے ہیں۔ اور اس کے لئے بظاہر تبلیغ کے نام پر لیکن درباطن سیاسی اغراض کے لئے دوبارہ زندگی کا سانس لینا چاہتے ہیں۔ اور ہر عقلمند سمجھتا ہے کہ احمدیت کی مخالفت۔ اور تبلیغ اسلام عوام کو بہکانے کے لئے محض ایک بہانا ہے۔

جیسا کہ خواجہ حسن نظامی صاحب اپنے اخبار "منادی" میں لکھتے ہیں۔

"احرار کمیٹی والے سیاسی لوگ ہیں۔ ان کو مذہب سے اتنا بھی تعلق نہیں ہے۔ جتنا کہ انڈے کو سفیدی سے تعلق ہوتا ہے۔ انہوں نے قادیانیوں کی مخالفت مذہبی بنیاد پر نہیں کی تھی۔ بلکہ وہ آئندہ زمانہ میں اپنے لئے وزارتوں اور ممبریوں کا راستہ صاف کرنا چاہتے ہیں"۔

اس لئے پبلک سے ہماری درخواست ہے کہ وہ اس قسم کے جھوٹے پراپیگنڈے سے متنبہ رہیں کیونکہ جماعت احمدیہ کا سیاسی مسلک پاکستان کے بارے میں بالکل صاف اور واضح ہے۔ چنانچہ حضرت امام جماعت احمدیہ نے پاکستان بننے سے قبل یہاں تک فرما دیا تھا کہ

"ہم پاکستان کی حمایت اسلئے کرتے ہیں۔ کہ وہ مسلمانوں کا جائز حق ہے۔ اور وہ انہیں ملنا چاہئیے اور اس حق کی تائید میں ہمیں پھانسی بھی لٹکا دیا جائے تو یہ ہمارے لئے موجب راحت ہوگا" (اخبار الفضل ۲۶ فروری ۱۹۴۷ء)

اور اب بھی کوئی منصف مزاج انسان پاکستان کے حق میں حضرت امام جماعت احمدیہ اور جماعت احمدیہ کی شبانہ روز کوششوں اور خدمات سے نا واقف نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ بفضل خدا پاکستان کا ہر احمدی سچے دل سے پاکستان کا وفادار اور دلی خیر خواہ ہے اور اس کے لئے ہر ممکن قربانی کے لئے تیار ہے اور کوئی ایک لفظ یا ایک حرف بھی ایسا ثابت نہیں کیا جا سکتا۔ جس میں پاکستان کے کسی احمدی نے پاکستان سے غداری اور ہندوستان سے وفاداری ظاہر کی ہو۔

بالآخر ہم ٹریکٹ شائع کرنے والے گروہ کو بھی مندرجہ ذیل امور کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔

اس قسم کے جھوٹے پراپیگنڈا سے جو آپ کرنا چاہتے ہیں۔ نہ پہلے کوئی فائدہ ہوا ہے۔ اور نہ ہی انشاء اللہ اب ہوگا۔ بلکہ آپ کی سابقہ بدنامی کے دور کرنے کا ایک ہی طریق ہے۔ جو قرآن حکیم نے فرمایا ہے۔ ان الحسنات یذھبن السیئات اگر آپ کو اپنی سابقہ غلط روش کے واقعی پشیمانی ہے۔ تو پاکستان کی خدمت کے لئے کوئی تعمیری پروگرام مرتب کر کے اس پر عمل پیرا ہوں اور جھوٹے ٹریکٹ شائع کر کے خود کو بیش از بیش رسوا اور ظالم نہ بنائیں۔

(۲) اگر تبلیغ ہی کرنی ہے تو جماعت احمدیہ کی طرح قرون اولیٰ کے نقش قدم پر چلیں اور محض تبلیغ کی رٹ لگانے پر اکتفا نہ کریں۔ کون نہیں جانتا۔ کہ جماعت احمدیہ دنیا کے گوشے گوشے میں تبلیغی جدوجہد کر رہی ہے۔ کیا اس مخالف گروہ میں یہ سکت ہے کہ وہ باقاعدہ تبلیغی نظام کے ماتحت ممالک غیر کو اپنی تبلیغی جولانگاہ بنائے۔ بجالیکہ ہماری تبلیغی مساعی کے متعلق خود مفکر احرار چوہدری افضل حق صاحب فرماتے ہیں:۔

"آریہ سماج کے معرض وجود میں آنے سے پیشتر اسلام جسد بے جان تھا۔ مسلمانوں کے دیگر فرقوں میں تو کوئی جماعت تبلیغی اغراض کے لئے پیدا نہ ہو سکی۔ ہاں ایک دل مسلمانوں کی غفلت سے مضطرب ہو کر اٹھا اور ایک مختصر سی جماعت اپنے گرد جمع کر کے اسلام کی نشرو اشاعت کے لئے آگے بڑھا مرزا غلام احمد .... اپنی جماعت میں وہ تڑپ پیدا کر گیا۔ جو نہ صرف مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے لئے قابل تقلید ہے۔ بلکہ دنیا کی تمام اشاعتی جماعتوں کے لئے نمونہ ہے۔"

پس ہم اپنے مخالفین سے کہتے ہیں کہ آپ بھی تبلیغ اسلام کے لئے ساعی ہوں اور اگر آپ یہ نہیں کر سکتے۔ تو ہمیں تبلیغ اسلام کرنے دیں اور خواہ مخواہ ہم سے الجھ کر اسلام کے عالی مقصد کو نقصان نہ پہنچائیں اور جھوٹے ٹریکٹ شائع کر کے ہماری طرف وہ مذہبی اور سیاسی باتیں منسوب نہ کریں۔ جو ہمارا عقیدہ اور مسلک نہیں ہیں۔

پاکستان اور مسلم لیگی لیڈروں کے متعلق احرار کا تبصرہ

"پاکستان ایک خونخوار سانپ ہے" (آزاد)

(از محمد عبد الحق صاحب امرتسری گنج مغلپورہ)

آج کل احرار اپنی اسلام دشمنی۔ ملت فروشی و غداری کو چھپانے کے لئے جماعت احمدیہ پر طرح طرح کے الزام لگا کر عوام کو نہ صرف مشتعل کر رہے ہیں۔ بلکہ ایسے نازک وقت میں جب کہ ایک طرف افغانستان اور دوسری ہندوستان پاکستان کو کمزور کرنے کی طرف لگا ہوا ہے۔ ملک کے اندر انتشار پیدا کر رہے ہیں۔ گذشتہ چند دنوں سے احراری ترجمان اخبار آزاد اور اس کے ہم نوا اخبار زمیندار۔ مغربی پاکستان وغیرہ بھی اس سلسلہ میں .... پیش پیش ہیں۔ الفضل ۱۸ فروری میں ایک کتاب "حیات محمد علی جناح" کے حوالجات سے ثابت کیا جا چکا ہے کہ پاکستان کا غدار کون ہے۔ اس میں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ احراری پاکستان کے نہ صرف مخالف تھے۔ بلکہ بدترین دشمن تھے۔ آج ہم احرار کے اپنے اخبار آزاد سے یہ ثابت کرتے ہیں۔ کہ وہ نہ صرف پاکستان کو اچھا ملک نہیں خیال کرتے تھے۔ بلکہ پاکستان ان کے نزدیک "ایک خونخوار سانپ ہے۔ اور قائد اعظم سپیرا ہیں اور بے دین ہیں"۔ ۱۹۴۶ء میں جس وقت مسلم لیگ لیڈروں نے "ڈائرکٹ ایکشن ڈے" منایا۔ تو نواب صاحب ممدوٹ نے اور میاں ممتاز دولتانہ نے اپنی تقریروں میں غیر لیگی اصحاب اور بالخصوص جمعیۃ العلماء اور احرار سے پُر زور اپیل کی۔ کہ وہ اس نہایت ہی نازک وقت میں مسلم لیگ کے ساتھ مل جائیں۔ اور چند دن بعد قائد اعظم نے بھی اس قسم کا اعلان کیا۔ احرار نے ان مسلم لیگی لیڈروں کی درد مندانہ اپیل کو ٹھکرا دیا اور مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری نے بحیثیت صدر آل انڈیا مجلس احرار یکم ستمبر ۱۹۴۶ء کو تقریر کرتے ہوئے قائد اعظم اور دوسرے لیگی لیڈروں کی ذات پر نہایت بُرے انداز میں حملہ کرتے ہوئے یہاں تک کہہ دیا کہ ہم ان بے دینوں اور گندے عقیدوں کے رکھنے والوں سے ہرگز نہیں مل سکتے۔ راجہ غضنفر علی۔ (موجودہ سفیر ایران) اور قائد اعظم کی شیعیت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ

"تم اپنے بُرے عقیدوں سے توبہ کر کے ہمارے ساتھ شریک ہو جاؤ۔ وہ لوگ جنہوں نے ابوبکرؓ کو مسلمان نہ مانا۔ عمرؓ کو کافر کہا۔ اور حضرت عائشہؓ کا مذاق بنا کر آپ کی توہین کی ہم ان کے ساتھ کیسے شریک ہو سکتے ہیں"۔

(اخبار آزاد ۳ ستمبر ۱۹۴۶ء)

۱۹۴۶ء میں جب کہ صوبہ بہار وغیرہ میں مسلمانوں پر ظلم ہو رہا تھا۔ اور ان ظلموں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مسلم لیگی اخبار "ڈان" نے لکھا۔

"وہ جو لوگ ہمارے بھائیوں کا خون ہندوستان کی سرزمین میں بے دریغ بہا رہے ہیں۔ وہی دراصل پاکستان کا بیج بو رہے ہیں۔ اور سرزمین میں اسلام کا بول بالا ہوگا۔ وہ حقیقتاً ہمارے نصب العین کو قریب تر لا رہے ہیں جس کو وہ دل سے ختم کرنا چاہتے ہیں۔ وہ دراصل ہمارے شہداء کے جسموں سے اسلامی ریاست کا سنگ بنیاد رکھ رہے ہیں۔ اور یہی ہماری خواب کی تعبیر ہوگی"۔ (ڈان ۳ نومبر ۱۹۴۶ء)

اخبار "ڈان" کے اس نوٹ پر تبصرہ کرتے ہوئے "آزاد" لکھتا ہے

"مسٹر جناح کے صحیفہ مقدس کے ان الفاظ کو ایک دفعہ نہیں بار بار پڑھیئے۔ اور پچھلے سات مہینوں میں پاکستان کا جو حشر و انجام ہوا۔ اس پر غور فرمایئے۔ اور اس خون کا بھی جائزہ لیجئے جو اس عرصہ میں بہایا گیا۔ کیا پانچ لشتوں (؟) ... قربانی پیش ہونے والا طائفہ مسلمانوں کے لہو کی قدر و قیمت سے آگاہ نہیں ہو گیا

ان لوگوں کو شرم محسوس نہیں ہوتی۔ کہ وہ ۱۹۵۰ء میں بھی پاکستان کا نام جپتے ہیں .... سچ ہے۔

— "پاکستان ایک خونخوار سانپ ہے۔ جو ۱۹۴۷ء سے مسلمانوں کا خون چوس رہا ہے اور مسلم لیگ ہائی کمانڈ ایک سپیرا ہے"۔ (اخبار آزاد مورخہ ۹ نومبر ۱۹۴۶ء صفحہ ۳ کالم ۳)

مندرجہ بالا حوالہ جات احرار کے اندرونہ کو صاف طور پر ظاہر کرتے ہیں۔ کہ وہ مسلمانوں کے ... ... کو کس نظر سے دیکھتے رہے۔ اب پاکستان جو خدا داد مملکت ہے وہ احرار کی نظر میں سانپ ہے۔ اس قدر گندے الفاظ تو شاید کانگرس نے بھی کبھی استعمال نہ کئے تھے۔ کیا ان کی مندرجہ بالا تحریریں یہ ثابت نہیں کرتیں۔ کہ احرار پاکستان اور اس کے بانی قائد اعظم کے بدترین اور شدید ترین کھلم کھلے دشمن ہیں۔ نہ صرف دشمن بلکہ بدترین غدار ہیں۔

(خاکسار محمد عبد الحق امرتسری گنج مغلپورہ)

تحریک جدید کے دفتر اول کے مجاہدوں کو حضور کی اپنی قلم کا اظہار خوشنودی کا سرٹیفکیٹ

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور سے یہ اجازت ہے۔ کہ دفتر اول کے وہ مجاہد جو پہلے دس سال کا چندہ ادا کر چکے ہیں۔ اور حضور کی اپنی قلم کا اظہار خوشنودی کا سرٹیفکیٹ بھی لے چکے ہیں۔ یا جنہوں نے اب تک نہیں لیا ہے۔ وہ وکیل المال تحریک جدید ربوہ کو اطلاع دے کر حاصل کر لیں۔ اگر وہ آئندہ سالوں میں یعنی گیارھویں۔ بارھویں۔ تیرھویں۔ چودھویں۔ پندرھویں سال میں شامل نہیں ہوئے ہیں۔ تو اب سولھویں سال کے وعدے کے ساتھ گذشتہ سالوں کا بھی وعدہ کریں۔ کیونکہ دفتر اول کا جہاد انیس (۱۹) سال تک ہے۔ اگر کسی میں گذشتہ سالوں کا بقایا یکمشت ادا کرنے کی طاقت نہیں تو بالاقساط بھی ادا کیا جا سکتا ہے۔ قسط وہ خود اپنی آسانی اور سہولت کے مطابق مقرر کر کے ادا کرتے جاویں۔ تاکہ کچھ سولھویں سال کے ساتھ ادا ہو جائے اور کچھ آئندہ سالوں کے ساتھ۔ پس وہ احباب جو دس سال پہلے دفتر کے دس سال دے چکے ہیں۔ یا پہلے دس سالوں میں سے زیادہ سالوں کا دیا ہوا ہے وہ آئندہ سالوں میں وعدہ کر کے ادا کریں۔ تا ان کو دفتر اول میں شامل ہونے کی فضیلت جو اللہ تعالیٰ نے بخشی ہے۔ وہ قائم رہے اور وہ انیس سال تک قربانی کرتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ۱۸۹۱ء کی پیشگوئی کے پورا کرنے میں حصہ دار بن جائیں۔ اور خدا کے کامل سپاہی اور بہادر سپاہی ثابت ہوں۔ اے خدا تو ایسے دوستوں کو توفیق بخش۔ کہ وہ تیرے دین کی اشاعت کے لئے قربانی کا اعلیٰ معیار قائم کرنے والے ہوں۔ آمین

نوٹ:۔ اگر آپ کو اپنا گذشتہ سالوں کا حساب یاد نہیں۔ تو وکیل المال تحریک جدید ربوہ کو چٹھی بھیج دیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ آپ کا حساب فوراً بھیج دیا جائے گا۔ (وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

مساجد کے آداب

نظارت تعلیم و تربیت ربوہ نے مساجد کے آداب۔ احادیث کے حوالجات کے ساتھ خوبصورت پوسٹر چھپوائے ہیں۔ جن کا ہر مسجد اور نماز پڑھنے کی جگہوں پر چسپاں کیا جانا۔ یا آویزاں ہونا نہایت ضروری ہے۔ تاکہ سب دوست ان آداب کا خیال رکھیں۔ جماعت احمدیہ کے احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ حسب ضرورت پوسٹیج کا خرچ ایک آنہ فی چار ... بھجوا کر نظارت ... سے طلب فرمائیں۔

(نائب ناظر تعلیم و تربیت ربوہ ضلع جھنگ)

انتقال

مکرمی چوہدری ... الدین صاحب ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول کہوٹہ ۳۰/۳ اکو بوقت صبح رحلت فرما گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت میں اور رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ (عبد الغنی ہمایوں۔ کھاریاں)

مختلف مقامات پر پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق کامیاب جلسے

مرکز سلسلہ احمدیہ ربوہ

مورخہ ۲۰ فروری بروز سوموار ربوہ میں جلسہ یوم مصلح موعود زیر صدارت جناب مکرم حضرت مفتی محمد صادق صاحب منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں جناب مولانا جلال الدین صاحب شمس۔ عبدالحمید صاحب آصف۔ مولوی غلام باری صاحب سیف۔ جناب مولوی عبدالمغنی خان صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ۔ مولوی محمد یعقوب صاحب طاہر۔ مولوی دوست محمد صاحب نے تقاریر کیں۔ نیز سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب اور محمد معصوم صاحب چینی نے ۶ بجے میں تقریر کیں۔ جلسہ خدا کے فضل سے نہایت کامیاب رہا۔ گرد و نواح کے دیہات کے بعض قدیمی باشندے غیر احمدی اصحاب بھی اس میں شامل ہوئے جلسہ ایک بجے بعد دوپہر ختم ہوا۔

ازاں بعد دو بجے سے ۵½ بجے تک کھیلوں کا پروگرام تھا۔ جس میں مندرجہ ذیل کھیلیں ہوئیں اور بلاک الف۔ ب۔ اور ج کے خدام نے اس میں حصہ لیا۔

والی بال دوڑ۔ ۱۰۰ گز۔ ۲۲۰ گز۔ کبڈی۔ گولہ پھینکنا اور ہاکی۔

والی بال کا مقابلہ بلاک الف اور بلاک ب کے درمیان ہوا جس میں بلاک (ب) ایک گیم پر جیت گیا اس طرح دوڑ ۱۰۰ گز میں بلاک ب فسٹ اور سیکنڈ اور بلاک ج تھرڈ رہا۔ ۲۲۰ گز میں بلاک ب فسٹ اور بلاک ج سیکنڈ و تھرڈ رہا۔ اس دوڑ میں یہاں کے قدیمی باشندوں نے بھی حصہ لیا۔ گولہ اندازی میں بلاک ج فسٹ اور بلاک ب سیکنڈ اور تھرڈ رہا۔

ہاکی کے میچ بلاک ب۔ اور بلاک الف و ج کے درمیان ہوا۔ جس میں بلاک ب ایک گول پر جیت گیا۔ اور اس طرح مجموعی لحاظ سے بلاک ب کھیلوں میں فسٹ رہا۔ اطفال کا کھیلوں کا علیحدہ پروگرام تھا۔ انہوں نے بھی کبڈی اور دوڑوں میں حصہ لیا۔

سر شمیر روڈ ضلع لائل پور

۱۹ فروری بروز اتوار یوم مصلح موعود منایا گیا۔ جس میں مکرم مولوی احمد خاں صاحب نسیم مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف سید محمد امین شاہ صاحب اور مکرم ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم نے نہایت ہی مفید اور موثر تقاریر کیں۔ اردگرد کی جماعتوں کے دوست بھی اور غیر احمدی اصحاب بھی شامل جلسہ ہوئے۔ مستورات بھی اس میں شامل ہوئیں۔

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ

لجنہ اماء مرکزیہ کے زیر انتظام ربوہ کی مستورات نے ۲۰ فروری کو یوم مصلح موعود منایا۔ نصرت گرلز ہائی سکول میں زیر صدارت سیدہ ام ناصر احمد صاحب بیاڑھے دس بجے جلسہ شروع ہوا۔ استانی میمونہ صاحبہ نے قرآن مجید کی تلاوت فرمائی اس کے بعد امۃ اللہ خورشید صاحبہ نے "علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا" کے موضوع پر تقریر کی۔ بعد ازاں استانی میمونہ صاحبہ نے "اسیروں کا رستگار ہوگا" کی وضاحت مستورات کے سامنے فرمائی۔ پھر ایک چھوٹی بچی نے اپنا مضمون "نور آتا ہے نور" کے موضوع پر پڑھا۔ پھر امۃ الرشید شوکت صاحبہ نے "حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ بعد ازاں عابدہ بیگم صاحبہ بنت چوہدری ابوالہاشم صاحب مرحوم نے "قومیں اس سے برکت پائیں گی" کے موضوع پر تقریر فرمائی آخر میں خاکسارہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ نے "وہ اولوالعزم ہوگا" کے موضوع پر تقریر کی اور دعا کے بعد جلسہ برخواست ہوا

خاکسارہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

پسرور

زیر صدارت چوہدری عزیز الدین صاحب بی۔ اے مصلح موعود کا جلسہ ہوا۔ تلاوت قرآن کریم پڑھنے کے بعد صدر صاحب نے افتتاحی تقریر میں اس دن کی روشنی پر ڈالی۔ اس کے بعد مولوی ابوالمبارک صاحب نے تقریر کی۔ اس کے بعد مولوی محمد عبد اللہ صاحب فاضل نے تقریر میں مصلح موعود کی برکات کا ذکر کیا۔ صاحب صدر کی تقریر اور دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا

ابوالمبارک سیکرٹری تبلیغ پسرور

آئندہ تبادلہ کی رقوم مجھے نہ بھجوائی جائیں

(از حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے)

موجودہ حالات میں درویشوں اور ان کے رشتہ داروں کی سہولت کیلئے میرے دفتر کی طرف سے یہ انتظام کیا گیا تھا کہ ادھر سے قادیان جانے والی رقوم اور قادیان سے ادھر آنے والی رقوم کو آپس میں ایک دوسرے کے مقابل پر کاٹ کر حساب کر لیا جاتا تھا۔ مگر یہ انتظام میرے دفتر میں پیچیدگی پیدا کر رہا ہے اور بہر حال چونکہ اس قسم کے حسابی لین دین کا کام دفتر محاسب ربوہ کے سپرد ہے۔ اس لئے فیصلہ کیا گیا ہے کہ آئندہ میرا دفتر یہ کام سرانجام نہیں دے گا۔ پس جو دوست تبادلہ رقوم کی سہولت حاصل کرنا چاہیں یا قادیان میں اپنے کسی عزیز کو کوئی رقم بھجوانا چاہیں تو وہ دفتر محاسب ربوہ کے ساتھ خط و کتابت فرمائیں۔ اور ازراہ مہربانی آئندہ ایسی رقم مجھے نہ بھجوائی جائے۔ البتہ چندہ امداد درویشاں کی رقم میرے نام بھیجی جا سکتی ہے

خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۲۔۵۱

سلامتی کونسل میں ظفر اللہ خاں نے وطن کی وکالت کا حق ادا کر دیا

وزیر خارجہ کی معرکۃ الآرا تقریر پر ماہنامہ ہمایوں کا تبصرہ

لاہور ۲ مارچ۔ جناب مظہر انصاری بی۔ اے (آنرز) ایڈیٹر "ہمایوں" چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب کی سلامتی کونسل میں معرکۃ الآرا تقریر کا ذکر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:۔

"۸ فروری سے ۱۱ فروری تک حفاظتی کونسل میں کشمیر پر بحث ہوئی جس میں ہمارے وزیر خارجہ جناب چوہدری ظفر اللہ خاں نے پیارے وطن اور مظلوم کشمیریوں کی وکالت کا حق ادا کر دیا۔ ہندوستانی نمائندہ تو ہوائی باتیں کرتا رہا۔ مگر آپ نے واقعات کو ایک ایک کرکے دلائل کے ترازو میں تولا اور ہندوستان کا پردہ کھول کر چھوڑا۔ پاکستان کو الزام دیا جاتا ہے کہ اس نے ہمسایہ مملکت کے خلاف اقدام کیا۔ مگر ہندوستان نے جونا گڑھ پر فوج کشی کی جو پاکستان میں شامل ہو چکا تھا۔ اسے کیا کہیں گے؟ ہندوستان یہ بڑ ہانکتا رہا ہے کہ قبائلیوں نے کشمیر پر حملہ کیا۔ مگر واقعات یہ ہیں کہ کشمیر میں اس حملے سے پہلے ہی بغاوت ہو چکی تھی۔ آزاد کشمیر فوج کو ہندوستان مطعون کر رہا ہے۔ مگر یہ باغیوں کی بھیڑ نہیں ہے۔ یہی تو وہ جانباز ہیں جو اپنی آزادی کے لئے مہینوں تک ٹڈی دل ہندوستانی فوجوں کے مقابلہ میں سینہ سپر رہے۔ ہندوستان کو اپنے قول سے پھر جانے کی علت ہے۔ ابھی کل کی بات ہے وہ اس آزاد فوج کے بارے میں مان چکا ہے کہ اسے بعد کو توڑا جا سکتا ہے۔ لیکن اب رائے شماری میں منہ کی کھانے کا ڈر ہے۔ تو اسے پہلے توڑنے کی شرط کو بطور عذر استعمال کر رہا ہے۔ آپ نے تین روز تک چھ گھنٹے تقریر کرکے اپنی طاقت کا لوہا منوا دیا۔ سب جان گئے کہ ہندوستان کتنا حق پرست ہے"

(ہمایوں مارچ ۵۱ء)

اس وقت بھی مخالف تھا — اور — اب بھی مخالف ہوں

جب برصغیر ہند و پاکستان کا مسلمان ارض پاک کے حصول کے لئے ایک جھنڈے تلے جمع ہو رہا تھا میں نے پاکستان کے مطالبہ کو مجذوب کی بڑ اور دیوانے کا خواب کہا۔ میری شعلہ بیانی سے قائد اعظم کی ذات بھی محفوظ نہ رہ سکی۔ میری نظروں میں وہ انگریز کا ایجنٹ تھا اور مسلم لیگ برطانوی حکومت کی باندی۔ میں نے ہندو سے سازش کی۔ میں نے سکھ سے گٹھ جوڑ کیا۔ میں نے ہر اس تحریک کا ساتھ دیا۔ جو تحریک پاکستان کو ناکام بنانے کے لئے شروع کی گئی۔

دنیا میں سب سے بڑی اسلامی سلطنت کا ظہور عمل میں آگیا۔ باطل کی طاغوتی طاقتوں نے ہر طرف سے اس نوزائیدہ مملکت پر یورش کر دی۔ لیکن آج بفضل تعالےٰ پاکستان کی دفاعی طاقت نہایت مستحکم ہے بیرونی ممالک میں گزشتہ دو سال میں اس نئے ملک کی ساکھ قابل رشک ہے اور اس کی ترقی کی رفتار باعث حیرت اسلامی اصولوں کی بنیاد پر ملک کا آئین بھی زیر ترتیب ہے

میں

۱۵ اگست ۱۹۴۷ء تک پاکستان کا اعلانیہ دشمن تھا۔ میں "عالم دین" بھی تھا اور محب وطن بھی۔ پاکستان کا قیام میری خواہشات کا خون تھا۔

لیکن

میں اب بھی مخالف ہوں۔ حکومت کا بھی اور جماعت کا بھی۔

اب میں اسلامی آئین کا سب سے بڑا "علمبردار" ہوں۔ میرے لئے مخالفت کی نئی راہیں کھلی ہیں

(از ہفت روزہ ترجمان مسلم لیگ لاہور مورخہ ۲۱ فروری ۵۱ء)